کے بعد ہی لڑکے کی بیوی قرار دینا چاہیئے۔ یہ بات بلاشبہ درست ہے کہ عذر شرعی کے بغیر منگنی کو توڑ دینا جائز نہیں ہے۔ لیکن یہ صرف وعدے کی خلاف ورزی ہے۔ اسے نکاح توڑ دینے کا ہم معنی نہ سمجھنا چاہیئے۔ محض منگنی ہونے سے کوئی عورت کسی مرد کی بیوی نہیں بن جاتی۔ یہ غلط فہمی صرف اس وجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ منگنی کے وقت بھی نکاح کی طرح ایجاب و قبول کیا جاتا ہے ۔ اس طریقے کو اگر بند کر دیا جائے اور "شادی" (یعنی نکاح) کے وقت ہی خطبۂ نکاح اور ایجاب و قبول ہوا کرے تو لڑائی جھگڑے کی نوبت پیش نہ آئے گی۔

(بقیہ روداد ابتلاء: احمد رائف مصری)

تُل گئے تھے ——— گویا ان روز ہائے سیاہ میں زمانے کی رفتار ختم ہو چکی تھی!!

تفتیشی بیرک کے اندر میں تین روز پڑا رہا۔ کبھی میں تعذیب کا نشانہ بنا دیا جاتا اور کبھی مجھے فراموش کر بیٹھتے۔ وہ جب مجھے بھول جاتے تو میں اس وقت بیرک کے فرش پر ننگ دھڑنگ بیٹھا ہوتا۔ یقین جانیے، مادر زاد ننگا۔ (باقی)

تصحیح اغلاط

تفہیم القرآن جلد چہارم میں حسب ذیل تین مقامات کی تصحیح کر لی جائے:۔

——— صفحہ ۲۳۶، حاشیہ کی پہلی سطر میں تتلفاھم کے بجائے یتلفاھم لکھا جائے

——— صفحہ ۲۴۷ سطر ۳ ۔ نہ مانیں گے کے اوپر حاشیے کا نمبر ۵ درج کر لیا جائے۔

——— اسی صفحہ کی سطر ۶ میں سورۂ سبا کے بجائے سورۂ السجدہ لکھا جائے۔